رجسٹرڈ ال نمبر ۴۳۵

اللّٰہ اکبر — قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پرُ دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ۞ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۷ | مورخہ یکم ستمبر ۱۹۲۱ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور آپ کا خاندان خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہے ؏

مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے عنقریب ولایت روانہ ہونے والے ہیں

خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

حضور اپنے ایک والا نامہ میں تحریر فرماتے ہیں
الحمد للہ کہ اب میری طبیعت بہت اچھی ہے۔ بخار بند دن سے قریباً نہیں ہوا۔ صرف ایک دن ۹۸٫۵ تک حرارت ہوئی ہے۔ ورنہ نارمل رہا ہے۔
خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے لوگ یہاں بیعت کر رہے ہیں۔ ایک گاؤں کے قریباً تیس سے زائد آدمیوں کی بیعت کا خط دو دن ہوئے آیا ہے

حضرت نواب محمد علیخان صاحب مالیر کوٹلہ تشریف رکھتے ہیں ؏

نامۂ لنڈن

از مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی
(۱۸ اگست ۱۹۲۱ء)

تبلیغی کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے۔ اور کچھ عرصہ سے دو تعلیم یافتہ انگریز زیر تبلیغ ہیں۔ اور یہ دونو صاحب انشاء اللہ بہت جلدی سلسلہ حقہ میں داخل ہونگے۔ ہائڈ پارک اور مسجد میں سلسلہ لکچروں کا جاری ہے۔ میں نے اور عزیز دین صاحب نے متعدد لکچر دیئے۔ مسٹر اگسٹو نے بھی ایک لیکچر دیا یہ بھی مجھے تبلیغ کے کام میں مدد دیتے ہیں۔
ملک محمد حسین صاحب کا پیرس میں لکچر ہوا اور انھوں نے وہاں احمدیہ لٹریچر بھی تقسیم کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ وہاں کے لوگ اسلام کی تعلیم کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے عموماً شائق دیکھے گئے ہیں۔ اب وہ فرانسیسی زبان سیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ فرنچ میں تبلیغ کی جاوے۔ ملک صاحب موصوف پیرس سے ۴ اگست کو لنڈن واپس آگئے۔ اور مجھے کام میں مدد دیتے ہیں۔ احباب ان کے لئے بھی دعائیں کریں ؏

مسٹر علی محمد صاحب خلف جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب بھی اب لنڈن میں میرے پاس ہیں۔ اور لنڈن میٹریکولیشن کی تیاری کر رہے ہیں ؏

اخبار احمدیہ

جناب مفتی صاحب کا پتہ بسبب کرایہ کی زیادتی کے مکان تبدیل کرنا پڑا ہے۔ نیا مکان پہلے مکان کے قریب ہی اسی محلہ میں ہے۔ مگر کوچہ اور ہے۔ آیندہ خط و کتابت بہ پتہ ذیل پر ہو۔

Dr. M. M. Sadiq.
Ahmadi missioner.
27 La Belle Ave:
Highland Park, mich

درخواست اخبار حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ایک غریب غیر احمدی نے اخبار الفضل کے لئے درخواست کی ہے۔ اور تحقیق احمدیت کا اشتیاق ظاہر کیا ہے۔ اگر کوئی صاحب ان کے نام اپنی طرف سے اخبار جاری کرا دیں۔ تو بہت ثواب کا کام ہے۔

درخواست دعا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مقدمہ میں ہم کو کامیابی اور روحانی و جسمانی شفا نصیب کرے۔

خاکسار امیر اللہ احمدی موضع اسماعیلہ۔

بندہ آجکل نہایت تشویش میں ہے۔ تمام دوست دعا فرماویں۔ خدا تعالیٰ رحم فرمائے۔

خاکسار نور محمد سب اوورسیر۔ از جلیانوالہ

خاکسار کی روزی کے جاتے رہنے [illegible] تمام احباب [illegible] دعا فرماویں۔

عبدالکریم سکنہ ملوہ ۔ دہرم سال ۔ پونچھ

تمام احباب میرے لئے خاص طور پر دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مجھے برسر روزگار کرے۔ اور میری مشکلات کو اپنے فضل سے دور فرمائے۔

خاکسار محمد عبدالرحمن ۔ سوزال

میری والدہ صاحبہ کئی دن سے بیمار ہیں۔ احباب [illegible] کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ظفر الاسلام ۔ قادیان

۱۲ اگست کو سردار بیگم دختر شیخ احمد

کلارک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا کا نکاح محمد الدین پسر چودھری قائم الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ ظفروال ساکن موضع چک مردہ کے ہمراہ بالعوض مہر مبلغ پانچ صد روپے بمقام ظفروال پڑھا گیا۔ یہ نکاح چودھری محمد حسین صاحب امیر جماعت سیالکوٹ نے پڑھا ۔ راقم شیخ احمد از ظفروال

جنازہ نہ پڑھا میری حقیقی والدہ صاحبہ مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۲۱ء بروز جمعہ فوت ہو گئی۔ ہم چھ کس احمدی موجود تھے۔ جو قریبی رشتہ دار تھے۔ مگر ہم نے جنازہ اسلئے نہ پڑھا کہ وہ احمدی نہ تھیں۔

حافظ صدر الدین موضع چک علی ۔ ضلع گوجرات

[illegible] افسوس کے ساتھ عرض خدمت ہے کہ میرے بھائی سید علی بخش صاحب جو کہ اس اطراف میں جماعت احمدیہ کے اولین و مخلصین افراد میں سے تھے۔ گذشتہ اتوار کے دن شام کے وقت اس جہان فانی سے رحلت کرکے اپنے مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام جماعت کی خدمت میں نماز جنازہ کی درخواست ہے۔

عاجز سید انعام رسول ۔ احمدی ۔ کٹکی ۔ از کلکتہ

نظم

جوش گریہ سے کہیں منظور طغیانی نہ ہو
کشتیٔ عمر رواں حکم کے طوفانی نہ ہو

حشر میں یارب گناہوں سے پشیمانی نہ ہو
میرے عیبوں کی گواہ جرم پیشانی نہ ہو

ہو نہیں سکتا کہ ہم پر لطف ہے مولا کریم
اس گرانی میں ترے فضلوں کی ارزانی نہ ہو

آج بھی بحر کرم میں اسکے ہیں لہریں وہی
وجہ ناکامی تمہاری تنگ داماني نہ ہو

یاد رکھنا غیر کے آگے نہ رونا دیکھنا
بوند بھر پانی سے ساری آبرو پانی نہ ہو

عصمت یوسف علی الاعلان کہتی ہی رہیں
پاک دامانی نہ ہو گر چاک دامانی نہ ہو

یہ بھلا ممکن ہے اے فخر رسل مانوں نہیں
ہم جہاں جائیں وہاں تیری ثنا خوانی نہ ہو

مولوی جی بات کرنے کو تو حاضر ہیں مگر
گالیاں دینے کی حضرت آپ نے ٹھانی نہ ہو

زندگی کا کیا بھروسہ ہے دمِ مر دور ہے
کیوں ابھی سے تیز میرا شوق پنہانی نہ ہو

ایسے سجدہ کو ریا سے کس طرح خالی کہوں
سر سے پا تک جبکہ پیشانی ہی پیشانی نہ ہو

احمدی ہو کر تو جائے شرم ہے تیرے لئے
کام سے تیرے اگر عالم کو حیرانی نہ ہو

نام کر ایسا کسی محفل میں بدنامی نہ ہو
کام کر ایسا کہ کر کے پھر پشیمانی نہ ہو

ہیں تو لا اکراہ جو کہدے اسی پر ہوں نثار
وہ بھی کیا مذہب ہے جس مذہب میں آسانی نہ ہو

خرقہ پوش کوئے احمدؐ کا جو منصب دیکھ لے
کوئی خواہش مسند تخت و تاج سلطانی نہ ہو

کس طرح او دشمن بدکیش تو پائے فلاح
حال پر تیرے اگر الطاف ربانی نہ ہو

کیا بگاڑے گا تو مولائی فقیروں کا بھلا
دشمن ناداں تیری ہی خانہ ویرانی نہ ہو

سر قلم کرنے کو دشمن کا قلم رکھتا ہوں میں
احمدی کو حاجت شمشیر براّنی نہ ہو

خیر یہ کے بھید ہیں وہ یقینی بات ہے
اب رفو کرنے سے ان کی چاک دامانی نہ ہو

ساتھ میرے کیوں ہے سائے کی طرح اے بیکسی
مجھ سے دیوانے کے پیچھے تو بھی دیوانی نہ ہو

احمدی ہوں ڈر مجھے باد مخالف کا نہیں
میرے پرچم کی ضیا وہ ہے کہ جو فانی نہ ہو

میں تو پستوں کو مخاطب جب کروں اے دوستو
آسماں پر گر مرے خامہ کی جولانی نہ ہو

پھوڑ دو وہ سر جو جھکتا ہے نہ مولا کے حضور
چیر دو وہ دل جو جلوہ گاہ سبحانی نہ ہو

ہے مجھے آل محمدؐ کی ثنا دوں کا شرف
وہ حقیقت میری کیا جانے جو عرفانی نہ ہو

ہو گیا منظور میرا مدح احمدؐ کی طفیل ۔ داغ دل دشمن کو میری کیوں سخندانی نہ ہو ٭ منظور احمد منظور بھیروی ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - یکم ستمبر ۱۹۲۱ء

اسلام کا خدا زندہ خدا ہے

مسٹر ساگر چند کے ارتداد پر ۸- اگست کے الفضل میں ایک مضمون لکھتے ہوئے بتایا گیا تھا کہ :-

" اگر وہ اس آزمایش پورے اُترتے - خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھتے - حقیقت اسلام کو سمجھتے - اخلاص اور محبت میں ترقی کرتے - تو خدا تعالیٰ ضرور انکو اس ارتداد سے بچاتا - لیکن وہ آزمایشی مشکلات کا مقابلہ نہ کر سکے - اور اس خدا سے منہ پھیر لیا جس نے پہلے انہیں اوس کن مشکلات سے نکالا تھا - اور اگر انسان محتاج ہو کر خدا سے منہ موڑتا ہے تو خدا جو غنی ہے - اسے کسی کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے "

اس کے متعلق آریہ اخبار پرکاش دریافت کرتا ہے :-

" اس سمبندھ میں ہم " الفضل " سے صرف ایک سوال کرنا چاہتے ہیں - وہ یہ کہ جس خدا کی تعریف اس نے مندرجہ بالا نوٹ میں کی ہے - اس کا تعلق صرف اسلام سے ہے یا دیگر مذاہب سے بھی ہے اگر دیگر مذاہب سے بھی ہے - تو اسلام کی خصوصیت کیا رہی - اور اگر نہیں - تو خدا پر تعصب اور تنگ دلی کا الزام وارد ہو گا "

اس کا زود فہم جواب تو یہ ہے - کہ آپ لوگ جس خدا یا پرمیشر کو مانتے ہیں - اس کا تعلق دیگر مذاہب سے بھی ہے یا نہیں - اگر ہے - تو پھر آریہ سماج کا دیگر مذاہب کی مخالفت کرنا فضول ہے - کیونکہ جب سب ایک خدا کے بندے ہیں - اور مختلف مذاہب اس تک پہنچنے کے مختلف طریقے اور تمام مذاہب کے پیرووں کے ساتھ خدا تعالیٰ کا تعلق اور سلوک ایک جیسا ہوتا ہے - تو پھر کسی کو آریہ سماجی بنانے کی کیا ضرورت - لیکن اگر آریہ سماجی بننے سے کسی اور مذہب میں رہنے کی نسبت پرمیشور زیادہ راضی ہوتا - اور صرف آریہ سماجیوں کو ہی مکتی (نجات) دیتا ہے - تو کیا اس سے پرمیشور پر تعصب اور تنگ دلی کا الزام عائد نہیں ہوتا - پرکاش کے پاس اس کا جو جواب ہو - وہی ہماری طرف سے سمجھ لے ؛

اس کے بعد ہم کسی قدر تفصیل کے ساتھ بتاتے ہیں کہ جس خدا کی ہم نے تعریف کی - وہ صرف اسلام کا ہی خدا ہے - اور اس کا جتنا تعلق اسلام کی سچی تعلیم پر چلنے والوں کے ساتھ ہے - اتنا کسی اور مذہب کے پیرووں کے ساتھ نہیں ہے ؛

اسمیں شک نہیں کہ خدا ایک ہی ہے - لیکن اسمیں بھی کوئی شک نہیں ہے - کہ ہر ایک مذہب نے خدا کی جو صفات بتائی ہیں - وہ مختلف اور متضاد ہیں - اس لحاظ سے ہر ایک مذہب کا خدا بھی مختلف ہوا - اور جب صفات میں اختلاف ہوا - تو صاف ظاہر ہے کہ ایک مذہب کا پیرو خدا تعالیٰ کے متعلق جو اعتقاد رکھتا ہے - وہ دوسرے مذہب والا نہیں رکھتا - اور ایک مذہب کا شخص خدا تعالیٰ سے جس سلوک کا متوقع ہو سکتا ہے - دوسرے مذہب کا نہیں ہو سکتا ؛

مثلاً اسلام خدا تعالیٰ کے متعلق بتاتا ہے یغفر لمن یشاء و یعذب من یشاء - کہ خدا تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بخش دیتا ہے - اور جس کو چاہتا ہے - اس کے قصور کی سزا دیتا ہے - لیکن اس کے مقابلہ میں ویدک دھرم پرمیشور کے متعلق کہتا ہے کہ کسی انسان سے ایک معمولی سے معمولی غلطی ارادہ اور خواہش سے نہیں - بلکہ ناواقفیت اور بے علمی سے ہو جائے - اور اس کے بعد وہ کتنی ہی مدت معافی مانگتا رہے - تو بھی پرمیشور اسے معاف نہیں کر سکتا - بلکہ ضرور سزا دیتا ہے ؛

ان دونوں تعلیموں کو سامنے رکھ کر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے - اسی کو ویدک دھرم پیش کرتا ہے - ہرگز نہیں - اور کیا ویدک دھرم کا پیرو خدا تعالیٰ سے اس سلوک کی اُمید رکھ سکتا ہے جو اسلام پر چلنے والے کو ہو سکتی ہے - ہرگز نہیں - اسی طرح صفات میں بھی اختلاف ہے - اسلام کہتا ہے - خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا - ان کی تکالیف دور کرتا - ان کے رنج کو خوشی سے بدل دیتا ہے لیکن ویدک دھرم اس کے بالکل خلاف کہتا ہے - کہ ہر ایک تکلیف جو انسان کو ہوتی ہے - کسی پہلے جنم کے گناہوں کی وجہ سے بطور سزا ہوتی ہے - جسے پرمیشور ہٹا نہیں سکتا ؛

پھر اسلام کہتا ہے خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کلام کرتا - اور انکو قبل از وقت خبریں دیتا ہے - لیکن ویدک دھرم کہتا ہے کہ پرمیشور ابتدائے آفرینش میں چار رشیوں سے بولا تھا - اس کے بعد آج تک نہ وہ بولا ہے اور نہ آیندہ بول سکتا ہے ؛

گویا اسلام تو ایسا خدا پیش کرتا ہے - جو اپنے مجرموں اور گناہ گاروں کو معاف کرنے اور بخش دینے کی قدرت رکھتا - اور اس قدرت کو استعمال کرتا ہے - لیکن ویدک دھرم پرمیشور کو اس صفت سے بالکل عاری بتاتا ہے - پھر اسلام تو ایسا خدا پیش کرتا ہے جو اپنے بندوں کے دکھ درد - رنج و مصیبت کو دُور کرتا ہے - لیکن ویدک دھرم کہتا ہے - پرمیشور میں یہ طاقت نہیں ہے - پھر اسلام تو کہتا ہے - خدا اپنے بندوں سے اسی طرح بولتا ہے جس طرح پہلے بولتا تھا اور آیندہ بھی بولتا اور کلام کرتا رہیگا - لیکن ویدک دھرم پرمیشور کو گونگا قرار دیتا ہے - جو کوئی بات نہیں کر سکتا -

اس مختصر سے موازنہ سے کھلے طور پر ثابت ہے کہ ہم نے اپنے مضمون میں جس خدا کی صفات بیان کی تھیں - وہ صرف اسلام کا ہی خدا ہے - ویدک ایشور نہیں ہے - اور نہ ہو سکتا ہے - اور اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے - اور جو حقیقی خدا ہے اس کا جتنا تعلق اسلام کی اصلی تعلیم پر چلنے والوں کے ساتھ ہے اتنا کسی اور مذہب پر چلنے والوں کے ساتھ نہیں ہے -

اس بات کا ہمارے پاس ایسا زبردست ثبوت ہے کہ اگر کوئی ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر غور کرے تو فوراً سمجھ سکتا ہے - اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے

ثابت کرنے کے لئے کہ اسلام کا پیش کردہ خدا ہی حقیقی اور زندہ خدا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے تمام مذاہب کے لوگوں کو دعوت پر دعوت دی کہ آؤ اپنے اپنے خدا کے زندہ ہونے کا ثبوت دو اور مجھ سے اسلام کے خدا کے زندہ ہونے کا ثبوت لو۔ لیکن کسی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اب اگرچہ حضرت مرزا صاحب صداقت کا بیج بو کر اور اپنی غرض بعثت کو پورا کرنے والی جماعت تیار کر کے رحلت فرما گئے۔ لیکن آپ کی دعوت اب بھی بحال ہے۔ اور آپ کے موجودہ جانشین اسکو پورا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی ایک تقریر میں جو ۱۹۱۷ء میں شملہ میں ہوئی اور اخبار الفضل میں شائع کی گئی فرمایا۔

"میں حضرت مسیح موعود کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے۔ جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہے۔ تو آئے۔ اور آکر ہم سے مقابلہ کر لے مجھے تجربہ کے ذریعہ ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ اور کوئی مذہب اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہماری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اور ایسے حالات میں قبول کرتا ہے۔ جبکہ ظاہری سامان بالکل مخالف ہوتے ہیں۔ اور یہی اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی بڑی علامت ہے۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو آئے۔ اور آکر آزمائے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ اگر کوئی ایسے لوگ ہیں۔ جنہیں یقین ہے۔ کہ ہمارا مذہب زندہ ہے۔ تو آئیں۔ ان کے ساتھ جو خدا کا تعلق اور محبت ہے۔ اس کا ثبوت دیں اگر خدا کو ان سے محبت ہوگی۔ تو وہ مقابلہ میں ضرور ان کی امداد اور تائید کریگا۔ ایک کمزور اور ناتواں انسان اپنے پیاروں کو دکھ اور تکلیف میں دیکھ کر جس قدر اس کی طاقت اور ہمت ہوتی ہے۔ مدد کرتا ہے۔ تو کیا انہوں نے اپنے خدا کو ایک کمزور انسان سے بھی کمزور سمجھ رکھا ہے جو ان کی مدد نہیں کریگا۔ اگر نہیں تو میں انکو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ مقابلہ پر آئیں۔ اور دیکھ لیں کہ خدا کس کی مدد کرتا ہے۔ اور کس کی دعا سنتا ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی طرف سے لوگوں کو اس مقابلہ کیلئے کھڑا کریں۔ لیکن اس کے لئے یہ نہیں ہے۔ کہ ہر ایک کھڑا ہو کر کہدے کہ میں مقابلہ کرتا ہوں۔ بلکہ ان کو مقابلہ پر آنا چاہیئے۔ جو کسی مذہب یا فرقہ کے قائم مقام ہوں اسوقت دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہماری ہی دعا قبول ہوگی۔ افسوس ہے کہ مختلف مذاہب کے بڑے لوگ اس مقابلہ میں آنے سے ڈرتے ہیں ورنہ حق نہایت روشن طور پر کھل جاتا۔ اگر اس مقابلہ کے لئے مختلف مذاہب کے لوگ نکلیں تو انکو ایسی شکست نصیب ہوگی کہ پھر مقابلہ کرنے کی انہیں جرأت ہی نہ رہیگی۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام سچا ہے۔ اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب سچے ہیں تو اس کے فیصلے کا آسان طریق یہ ہے کہ مشاہدہ کر لیا جائے۔ کہ کونسا مذہب سچا ہے۔ اور جب مشاہدہ ہو سکتا ہے۔ تو پھر کیوں نہ اس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ لیکن اس میدان میں صرف اسلام ہی کھڑا رہیگا۔ اور ہم اس کا ثبوت دینے کے لئے آج بھی تیار ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اسلام ہی کی تائید کریگا "

(الفضل ۲۳ر اکتوبر ۱۹۱۷ء)

کیا کوئی ہے۔ جو امام جماعت احمدیہ کی اس دعوت کو قبول کر کے اپنے مذہب کی صداقت ثابت کرے۔ اور اپنے ساتھ خدا کا خاص تعلق ہونے کا ثبوت دے یا ثبوت لے۔

پرکاش کو چاہیئے یا تو وہ آریہ سماج کی طرف سے کسی ایسے شخص کو پیش کرے۔ جو اس دعوت کو منظور کر سکے یا صاف طور پر اعتراف کرے کہ صرف اسلام کا خدا زندہ خدا ہے اور اسلام کی تعلیم پر چلنے والوں کے ساتھ باقی تمام مذاہب کے مقابلہ میں اس کا خاص تعلق ہے اور جو فضل اور انعام ایک سچے مسلمان پر خدا کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ وہ کسی اور مذہب کے پیرو پر نہیں ہو سکتا۔

لکھنؤ کا مناظرہ اور "ہمدم"

اخبار ہمدم نے مختصر سی اطلاع اس مناظرہ کے متعلق شائع کی ہے۔ جو لکھنؤ میں ہمارے مبلغین کا غیر احمدی علماء سے مسئلہ حیات و وفات حضرت عیسیٰ اور خاتم النبیین پر ہوا۔ اصل حالات کے متعلق ہمیں رپورٹ کا انتظار ہے۔ اسوقت ہمیں ہمدم کی رائے کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ جو اس نے ہمارے علماء کے متعلق بالفاظ ذیل ظاہر کی ہے کہ:۔

"قادیانیوں کے دلائل ان کی عادت کے مطابق عام فریب اور لفاظی سے بھرے ہوئے تھے"

جس رنگ میں ہمدم نے مباحثہ کی اطلاع شائع کی ہے۔ اور جسکی جھلک مذکورہ بالا الفاظ میں بھی پائی جاتی ہے۔ اسکو مدنظر رکھکر کہا جا سکتا ہے کہ ہمدم ہمارے علماء کی تقریروں کے متعلق "عام فریب" اور "لفاظی" کے مقابلہ میں شریفانہ اور صاف الفاظ استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ تاہم ان سے بھی ظاہر ہے کہ وہ ہماری علماء کے دلائل کے زور اور قوت کا اعتراف کر رہا ہے۔ کیونکہ "عام فریب" کا لفظ بتاتا ہے کہ سامعین احمدی علماء کے دلائل سے بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ ہمدم اس کو "فریب" کہتا ہے۔ لیکن یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ مخالفین حق ہمیشہ سے یہی کہتے آئے ہیں۔ پھر اہل لکھنؤ کے مقابلہ میں "لفاظی" کا اعتراف بھی عجیب بات ہے۔

آریہ گزٹ سے تردید کریں

مولوی ثناء اللہ نے محض شرارت سے حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق جو یہ بے پر کی اڑائی تھی۔ کہ آپ قادیان کے آنریری ڈپٹی بننا چاہتے ہیں۔ اسی کی بناء پر "قادیانی گدی کے خلیفہ صاحب آنریری ڈپٹی بننا چاہتے ہیں" کے عنوان سے آریہ گزٹ نے ۱۱ر اگست ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں ایک نوٹ لکھا ہے۔

چونکہ یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ جیسا کہ ہم بڑے زور کے ساتھ اس کی تردید کر کے ثابت کر چکے ہیں۔ اور ہم نے مولوی ثناء اللہ سے ثبوت کا جو مطالبہ کیا تھا۔ اس کو وہ پورا نہیں کر سکا اور نہ وہ کر سکتا ہے۔ اس لئے آریہ گزٹ کو اس غلط افواہ کی تردید کر دینی چاہیئے۔ کیا ہم امید رکھیں کہ آریہ گزٹ اس فرض کی ادائگی میں جو اخلاقی طور پر اس پر عائد ہوتا ہے۔ کوتاہی نہیں کریگا۔

اسلام اور حریت و مساوات

(نمبر ۴)

وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ والکتب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لکھا تھا۔ کہ مساوات باوجود دیگر امور پر نظر رکھنے کے ہر جگہ جاری نہیں ہوتی۔ چنانچہ قرآن کریم میں حضرت ابراہیمؑ کی اولاد کی نسبت وارد ہے **وجعلنا فی ذریتہ النبوۃ والکتاب** کہ خدا تعالیٰ نے آل ابراہیم کو دوسری قوموں پر یہ فضیلت دی ہے کہ انہیں استمراری نبوت رکھدی۔

خواجہ صاحب نے اس پر پھر وہی دو سوال کئے ہیں جو پہلے کئے تھے اور جن کا جواب دیدیا گیا تھا۔ دوبارہ اعتراض کرنے کی یہی وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے جوابات پر غور نہیں کیا۔ اگر وہ غور کرتے تو اعتراضات نہ کرتے۔ ان کی حسب ذیل عبارت ان کے عدم فہم پر دلالت کرتی ہے۔

"اصولاً ہم اس تخصیص کو جس پر میاں صاحب ممدوح نے حصر کیا ہے۔ تسلیم نہیں کرتے۔ اسلئے لکل امۃ رسولا کے معنے دریافت کئے تھے جواب یہ ملا ہے۔ دیگر امم کے رسل حضرت ابراہیمؑ سے بیشتر مبعوث ہو چکے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ کے بعد وراثتاً آنحضرت کی اولاد میں منتقل ہوتی رہی"

پھر لکھتے ہیں۔

"یہ استدلال کہ دیگر امم میں حضرت ابراہیمؑ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوا یہ زیربحث ... ... سو ہو نہیں سکتا۔ البتہ تحریف کا اختیار ہے"

یہاں میں اصل جواب پیش کرتا ہوں جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے دیا تھا۔ ناظرین خود معلوم کرینگے۔ کہ آیا جو نتیجہ خواجہ صاحب نے اس سے نکالا ہے وہ صحیح ہے یا خواجہ صاحب کے بطی الفہم ہونے کی دلیل۔

"دوسرا اعتراض اسلیئے غلط ہے۔ کہ سب قوموں میں نبی آنے کے یہ معنے نہیں۔ کہ ہمیشہ سب قوموں میں نبی آتے رہینگے وعدہ ابراہیمی کے پورا ہونیکے وقت سے پہلے پہلے ہر ایک قوم میں نبی آچکے تھے مگر جب وعدہ ابراہیمی کے پورا ہونے کا وقت آیا تو یہ فیض آل ابراہیم کے ایک فرد سے مخصوص کیا گیا۔ اور اب آل ابراہیم کے فیض سے باہر ہو کر کوئی فیض نہیں۔...... جب تمام اقوام عالم میں نبی مبعوث ہونے کے بعد آخری زمانہ میں محمد رسول اللہ صلعم کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس وعدہ کو پورا کیا۔ اور جب آپ پر ایمان لانیکا دروازہ سب دنیا کے لئے کھلا چھوڑا تو دونوں آیتوں کا مفہوم ایک وقت میں پورا ہو گیا۔ فیض نبوت ہمیشہ کیلئے آل ابراہیم کے ساتھ مخصوص ہو گیا۔ اور سب اقوام میں نبی بھی آگئے۔ کیا بلحاظ اسکے کہ آپ کی بعثت سے پہلے سب عالم میں نبی آچکے تھے۔ اور کیا بلحاظ اسکے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت صرف عرب نہ قرار دیئے گئے بلکہ سب جہان کے انسان آپکی امت قرار دیئے گئے یہی معنے ہیں جن سے دونوں آیتوں کے معنوں میں تطابق رہتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنے مضمون میں لکھا تھا۔ "کہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اس فیضان کو یہ خصوصیت حاصل ہے۔ کہ کوئی شخص حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ایک مہر تاباں سے روشنی لئے بغیر بارگاہ الہیٰ تک نہیں پہنچ سکتا"

اب اس عبارت کو پڑھکر ایک پرائمری کا طالب علم بھی بتا سکتا ہے۔ کہ جو مفہوم خواجہ صاحب نے اس عبارت سے نکالا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ خواجہ صاحب یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ کے بعد کسی قوم میں نبی نہیں آیا۔ اور وعدہ ابراہیمی اسی وقت پورا ہو گیا تھا۔ لیکن حضرت صاحب کی عبا... ... ... ظاہر ہے۔ کہ وعدہ ابراہیمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے پورا ہوا۔ اور آپ کے بعد اور کسی قوم میں بغیر آپ سے فیض حاصل کئے نبی نہیں ہو سکتا۔

وسیعلمون لایعلمون..

خواجہ صاحب کی ایک نکتہ چینی خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔ "میاں صاحب ممدوح نے یہ نہیں لکھا کہ انتقال نبوت یا اقامت کی اب کیا صورت ہے"

معلوم نہیں خواجہ صاحب کو اس نکتہ چینی کی کیا ضرورت پیش آئی۔ اگر خواجہ صاحب مضمون کو غور سے پڑھتے تو ایسے کلمات سخیفہ انکے قلم سے نہ نکلتے۔ جبکہ اس کا جواب حضرت صاحب کے اس فقرے میں موجود ہے۔

"ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ اس فیضان کو یہ خصوصیت حاصل ہے۔ کہ کوئی شخص حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے ایک مہر تاباں سے روشنی لئے بغیر بارگاہ الہیٰ تک نہیں پہنچ سکتا"

اور اسکی تائید قرآن مجید کی آیت "**ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ من النبین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا**" سے ہوتی ہے۔ کہ اب سوائے اطاعت خدا اور رسول کریم کے کوئی نہ نبی ہو سکتا ہے نہ صدیق۔ نہ شہید۔ نہ صالح۔ پس یہ فیض آل ابراہیم سے خاص ہے۔ کہ اسی کے ایک فرد کی پیروی کے بغیر کوئی بارگاہ الہیٰ تک نہیں پہونچ سکتا۔ فنعم ما قیل

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

خواجہ صاحب کا عقیدہ معلوم ہوتا ہے خواجہ صاحب کے نزدیک مذکورہ بالا مفہوم کے لحاظ سے نبوت آل ابراہیمؑ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ کاش وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین سمجھتے ... جانتے کہ آپ اولاد ابراہیم سے ہیں۔ اور بارگاہ الہیٰ تک پہونچنے کیلئے آپ (نبی کریمؐ) ہی کی اتباع ضروری ہے۔ اس بات کا (کہ یہ انعام آل ابراہیم سے مخصوص ہے) انکار کرتے ہیں خواجہ صاحب سے التماس کرتا ہوں۔ کہ ... ... اسلام سے خارج کر دینے والے ہیں آج آپ یہ لکھتے ہیں۔ آنحضرت ... ... وسلم کی کتاب اللہ کے سوا اتباع ضروری نہیں۔ ہو سکتا ہے ... ... کہ نجات بعد بارگاہ الہیٰ تک پہونچنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ماننے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

دوسرے اعتراض کا جواب دوسرا اعتراض خواجہ صاحب نے یہ کیا ہے کہ لاینال عہدی الظالمین کی استثناء بتاتی ہے کہ نبوت آل ابراہیم سے انکو ملیگی جو اس کے اہل ہونگے اس کا جواب بھی حضرت صاحب بدیں الفاظ دے چکے ہیں۔

"یہ اعتراض کہ لاینال عہدی الظالمین سے ظالموں کو مستثنیٰ کردیا ہے۔ اس لئے غلط ہے کہ اس جگہ یہ سوال نہ تھا۔ کہ ابراہیم کی اولاد میں سے کس کو خدا تعالیٰ نبی بنائیگا۔ بلکہ سوال یہ تھا کہ ایک عظیم الشان انعام اللہ تعالیٰ نے دوسری قوموں کے مقابلہ میں آل ابراہیم سے مخصوص کردیا ہے۔ پس اگر بعض آل ابراہیم بھی اس انعام سے محروم کردئے گئے ہیں۔ تو اس سے خصوصیت میں فرق نہیں آتا۔ آل ابراہیم کا امتیاز پھر بھی باقی ہے۔ کہ ایک عظیم الشان انعام ان میں سے ایک فرد کے لئے مخصوص کردیا گیا"

یہ لکھنا کہ وہ اس بات کے اہل ہونگے۔ کہ ان کو نبی بنایا جائے۔ میں کہتا ہوں کیا ایک قوم کا اعلیٰ درجہ کی اہلیت رکھنا اسکے ممتاز ہونے کی دلیل نہیں۔ ؟ اور اس سے ظاہر نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو ممتاز کردیا۔ کہ یہ قوم استمراری طور پر نبوت کی اہل ہے۔ یعنی انعام نبوت اسی کے ساتھ مخصوص ہوگیا۔

قومیت کی غرض خواجہ صاحب لکھتے ہیں۔ "کسی کی آل یا اولاد ہونا کوئی قابل فخر بات نہیں ہے۔ معیار عزت صرف تقوےٰ ہے۔ اس لئے نبوت اور کتاب کا انعام اولاد ابراہیم کے لئے بوجہ حسب و نسب مخصوص نہیں ہوسکتا ...... اور یہ کہ ذات پات کی قدرتی تقسیم محض تعارف کے لئے ہے [illegible] ہم نے اس [illegible] کیا ہے۔ لیکن کسی قوم کو خاص طور پر کوئی انعام حاصل ہوجائے تو کیا پھر تعارف کی غرض حاصل نہیں ہوتی۔ تعارف بھی ہوتا ہے اور اس انعام کی وجہ سے جو منعم نے اس پر کیا ہو۔ دوسروں سے ممتاز بھی ہوتی ہے سنئے؟ یہ انعام حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ملا۔ کہ استمراری طور پر انعام نبوت آل ابراہیمؑ میں رہیگا۔

خواجہ صاحب کی الٹی سمجھ خواجہ صاحب لکھتے ہیں "جبکہ نبوت اور کتاب آل ابراہیم سے مخصوص ہوچکی ہے۔ اس لئے فیض اولاد ابراہیم ہوگا۔ فیض حقانیت نہیں" حالانکہ انعام نبوت کے آل ابراہیم کے ساتھ مخصوص ہونے سے تو صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ یہ فیض حقانیت ہے۔ جو آل ابراہیم پر کیا گیا۔ نہ یہ کہ فیض آل ابراہیم ہے۔ خواجہ صاحب کے قول کے تو یہ معنے ہونگے۔ کہ نبوت اور کتاب ایک انعام ہے۔ جو فیض ہے آل ابراہیم کا آل ابراہیم پر۔ یہاں منعم اور منعم علیہ ایک ہی ہوا۔ حالانکہ انعام ایک نسبت ہے۔ جو دو چیزوں کو یعنی منعم اور منعم علیہ کو چاہتا ہے۔ اس لئے خواجہ صاحب کے قول کے تو کچھ معنے ہی نہیں بنتے۔

پھر جب آل ابراہیم کو اور قوموں پر امتیاز نہ ہوا تو مساوات کا مفہوم پھر بھی پورا نہ ہوا۔

(جلال الدین [illegible] مولوی فاضل)

وی پی آتے ہیں

جن خریداران الفضل کی قیمت ماہ اگست میں ختم ہوتی ہے ان کے نام ۵ ستمبر کا الفضل وی پی ہوگا۔ جو صاحب منی آرڈر کے ذریعے بھیج سکتے ہیں بھیجدیں۔ یہ بھی مخفی نہ رہے کہ اخبار کی اشاعت تین چار ماہ سے [illegible] ہیں۔ ایک تہائی سے زائد پرچے وی پی واپس آنے کی وجہ سے بند ہوجاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ خریداروں کی تعداد کم ہوگئی ہے دوست مہربانی کرکے خاص توجہ دیں۔ اور نہ صرف وی پی وصول کرکے ممنون فرمادیں بلکہ توسیع اشاعت میں بھی کوشاں ہوں۔ منیجر

مولوی محمد علی صاحب کا بیت العنکبوت

ردِّ تکفیر اہل قبلہ میں جب حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ حکم

"خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو"

زیر بحث آیا ہے تو مولوی محمد علی صاحب کی مشکلات قابل رحم ہوگئی ہیں لکھتے ہیں

"متردد سے مراد تکفیر یا تکذیب میں تردد ہے نہ کہ دعوے قبول کرنے میں"

میں نے بہت سوچا مگر میں اس مہمل فقرے کا مطلب ہی نہیں سمجھ سکا۔ کہ تکفیر و تکذیب میں کیا تردد ہوگا۔ اور جو تردد اسمیں ہوگا۔ وہ دعوے قبول کرنے میں تردد کیوں نہیں ہوگا۔ یقیناً یہی تاویل باطل تمام رسالے کے استدلات کی کمزوری اور مصنف کی نہمت ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ جب کچھ بن نہیں پڑا۔ تو ایسی بات کردی جس سے خود ضمیر ملامت کرتا ہوگا۔

آپ لکھتے ہیں کہ آپ (حضرت اقدس مسیح موعود) کا ایک دستخطی خط چھپ چکا ہے کہ

"اگر ایسے لوگ ہوں کہ وہ صفائی ثابت کرنے کیلئے اشتہار دے دیں کہ ہم ان مکفر مولویوں کے پیرو نہیں تو پھر ان کے ساتھ نماز پڑھنا روا ہے"

پس مطلق علیحدگی کافی ہے یعنی نماز پڑھ لینے کے لئے دو ہی شرائط ہیں۔

۱۔ خود ہماری تکفیر و تکذیب نہ کرے

۲۔ دوسرے تکفیر و تکذیب کرنے والے لوگوں میں شامل نہ ہو۔

چونکہ اس بارے میں حضور کی طرف سے اور شرائط بھی ہیں۔ جو سوائے احمدی ہونے کے پوری ہی نہیں ہوسکتیں اس لئے ان کی اہمیت گھٹانے کے لئے مولوی صاحب نے لکھدیا ہے۔

"بعض جگہ حضرت صاحب کی تقریر میں یوں بھی ہے کہ ہم ان کے پیچھے نماز پڑھینگے جو یہ اعلان کریں [illegible]"

ہمیں مسلمان سمجھتے ہیں اور ہم کو کافر سمجھنے والوں کو بموجب منشاء حدیث کافر سمجھتے ہیں (صفحہ ۷۴)

لیکن حضرت صاحب کے اپنے ہاتھ کی تحریر فیصلہ کرتی ہے "

مطلب یہ کہ یہ شرط کڑی ہے اور اسے پورا نہیں کیا جا سکتا۔ اسلئے لکھدیا کہ یہ تقریر ہے اور ہم جو پیش کرتے ہیں وہ تحریر ہے پس تحریر مقدم ہے۔ اگرچہ یہ ایک لغو عذر ہے مگر میں مولوی صاحب کی خدمت میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریر پیش کرتا ہوں جو یہ ہے

اگر دوسرے لوگوں میں (جو خود تکفیر نہیں کرتے) تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں ہیں۔ تو ان کو چاہیئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا تب میں ان کو مسلمان سمجھوں گا بشرطیکہ انمیں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جائے اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں × × × دوسو مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کر دیں بعد اس کے حرام ہوگا کہ میں ان کے اسلام میں شک کروں (صفحہ ۱۶۵)

اس عبارت میں حضور نے بتایا کہ جو لوگ مکفر نہیں مگر مکفروں کے ساتھ خلا ملا رکھتے ہیں۔ ان کو میں اس صورت میں منافق و کافر نہیں قرار دونگا۔ اور مسلمان سمجھونگا جب وہ مندرجہ ذیل شرائط کو پورا کر دیں۔

ا۔ دوسو مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کریں کہ ان لوگوں کو ہم بوجہ تکفیر ایک مومن کے کافر سمجھتے ہیں۔

۲۔ ایسا اعلان کھلم کھلا کریں اور جنکو کافر قرار دیا ہو ان سے کفار والا معاملہ رکھیں۔ نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں نہ لڑکیوں کا رشتہ دیں وغیرہ ذالک تا کہ ثابت ہو کہ نفاق کا کوئی شعبہ انمیں نہیں۔

۳۔ خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں یعنی تمام موٹے موٹے نشانات کے مقر ہوں اور مصدق۔

اور یہ تو مسلمہ فریقین ہے کہ نماز مسلمان کے پیچھے ہی ہو سکتی ہے نہ کہ منافق اور کافر مکذب آیات اللہ کے پیچھے۔ پس مولوی محمد علی صاحب کا یہ لکھنا غلط ہے کہ صرف مکفرین میں شامل نہ ہونا کافی ہے کیونکہ حضرت اقدس کی کتابی تحریر سے ثابت ہے کہ جب تک کوئی یہ شرائط پورا نہ کرے وہ مسلمان نہیں قرار دیا جا سکتا۔

یہ عام قاعدہ ہے کہ جب ایک جگہ بالتفصیل و بالتصریح کوئی قانون کتاب میں لکھدیا جائے (جو سب پیروؤں کے لئے دستور العمل ہے) تو پھر اس کی طرف اشارہ کافی ہوتا ہے اسلئے حضرت اقدس نے پھر مکفرین سے علیحدگی وغیرہ کے مجمل الفاظ بولدیئے یا کسی خط میں لکھدیئے۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ بقیہ شرائط ساقط ہو گئیں۔

میں اصحاب پیغام بالخصوص مولوی محمد علی صاحب کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اس کا جواب دیں۔ اور حقیقۃ الوحی کی ان سطور کو حل کریں۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا

دیکھو خدا کو جان دینا ہے اپنی سفلی اغراض کے لئے دین کو اور نہ بناؤ۔ حضرت اقدس کا وحی الہی کے ماتحت صریح حکم ہے کہ کسی مکذب و مکفر یا متردد کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اور فتویٰ تکفیر اٹھانے کی ایک ہی تدبیر ہے وہ یہ کہ حضرت مقدس پر ایمان لایا جائے۔ کیونکہ شرائط مندرجہ حقیقۃ الوحی کوئی پوری کر ہی نہیں سکتا جب تک کہ وہ احمدی نہ ہو جائے اور یہی حضرت مقدس کہنا چاہتے تھے۔ کہ مجھ پر ایمان لانے کے بغیر کوئی شخص مسلمان رہ ہی نہیں سکتا۔ بلکہ ایک شرط ایسی رکھدی کہ جب تک خلافت محمود پر ایمان نہ ہو۔ انسان اس قابل نہیں ٹھیرتا کہ اسکو منافق (جسکے لئے حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار یعنی منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائینگے) نہ کہا جائے کیونکہ شرط یہ ہے کہ انسان خدا کے کھلے کھلے نشانوں کا منکر نہ ہو۔ اور سب سے بڑا مشہور نشان مسیح موعود کا اسوقت حضرت محمود کا وجود باجود اور خلافت ہے۔ کیونکہ آپ کے لئے پیشگوئی ہے۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا

اور فرمایا کہ (۱) وہ حسن و احسان میں تیری نظیر ہوگا۔

(۲) اور یہ کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا (سبز اشتہار) اور پھر حقیقۃ الوحی میں فرمایا کہ اشتہار سبز کے صفحہ ۷ کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے (صفحہ ۳۶۰)

پھر فرماتے ہیں اسی حقیقۃ الوحی میں کہ خدا اسکی (مسیح موعود کی) نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کریگا جو اس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمایت کریگا۔ (صفحہ ۳۱۳) سو یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ خلافت محمود۔ ایدہ اللہ کی موعود ہے۔ یہ ایک کھلا کھلا نشان ہے جو اسکے منکر ہیں وہ مکفر مسیح موعود ہیں۔ ہے کوئی پیغام والوں میں سے جو میرے مقابل میں اس موضوع پر قلم اٹھائے۔

اکمل قادیان

فہرست مضامین جلد ہشتم الفضل

اسی اخبار الفضل یکم ستمبر نمبر ۱۷ کے ساتھ فہرست مضامین جلد ہشتم از یکم جولائی ۱۹۲۰ء تا ۳۰ جون ۱۹۲۱ء خریداران الفضل کی خدمت میں بھیجی جاتی ہے۔

فہرست جو ۱۲ صفحہ پر آئی ہے اسکے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ ایڈیٹر صاحب الفضل نے اسے کس محنت و جانکاہی سے حسن ترتیب کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ پہلے تو تمام مضامین کو مفصلہ ذیل حصص پر تقسیم کیا ہے۔

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے مضامین خطبات تقریریں۔ ۲۔ اپنی جماعت کے متعلق مضامین ۳۔ غیر مبائعین کے متعلق مضامین ۴۔ غیر احمدیوں کے متعلق مضامین ۵۔ عیسائیوں کے متعلق مضامین ۶۔ آریوں اور سناتنیوں کے متعلق مضامین۔ ۷۔ مختلف مذاہب کے متعلق مضامین ۸۔ متفرق مضامین۔ ۹۔ منظومات ۱۰۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ۔ پھر ہر عنوان کے ماتحت جو مضامین آئے ہیں ان میں سے ہر ایک مضمون کا نام بحوالہ نمبر و صفحہ اخبار رکھا ہے۔ اور یوں آپ کو بتایا گیا ہے کہ الفضل کس قدر مفید کام کر رہا ہے اور کتنی اشد ضرورت ہے۔ اس بات کی کہ ہر ایک پڑھے احمدی کے پاس الفضل کی مکمل جلد ہو۔ اس فہرست کی چھپوائی پر ساٹھ روپے خرچ آئے ہیں۔ ہم گذشتہ سال کا حساب بے باق کر چکے تھے۔ مگر اسکے علاوہ یہ ساٹھ روپیہ کا خرچ محض خریداران الفضل کے لئے دفتر نے برداشت کیا ہے۔ اسکا کم از کم یہ تو ہونا چاہیئے کہ ہمیں فائل مکمل ۲۱-۱۹۲۰ء یعنی جلد ہشتم خرید لیے جائیں۔ جو سات روپے فی فائل کے حساب سے

خطبۂ جمعہ

مسلمان بننے کے لئے اسلام کے ہر ایک حکم پر عمل کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

(فرمودہ ۱۹ اگست ۱۹۲۱ء بمقام ناسنور کشمیر)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سورہ فاتحہ کی دعا عام ہے

مسلمان ہر روز پانچ وقتوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ یعنی ہمیں سیدھا راستہ دکھا اُن لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا۔ پانچ وقتوں میں کم سے کم تیس چالیس دفعہ یہ دعا کی جاتی ہے صبح سورج چڑھنے سے پہلے زوال کے بعد سورج ڈوبنے سے پہلے اور بعد اور سونے کے وقت اور علاوہ اس کے اور وقتوں میں بھی مثلاً رات کے پچھلے حصہ میں اور سورج نکلنے کے کچھ دیر بعد۔ وہ سیدھا راستہ کیا ہے جس کیلئے مسلمان دعا مانگتا ہے۔ کہ مجھے مل جائے اور مجھے اس پر چلایا جائے یہاں قرآن کریم نے بیان تو فرمایا نہیں۔ صرف الفاظ رکھ دئے ہیں کہ سیدھا راستہ دکھا۔ اس لئے کسی خاص بات تک اس دعا کو محدود کر دینا درست نہیں۔ یہ کہہ دینا کہ اس سے فلاں بات مراد ہے یا فلاں غلط ہے۔ کیونکہ اگر کوئی خاص بات مراد ہوتی۔ تو قرآن کوئی قرینہ بتلا دیتا۔ یا بات بیان فرما دیتا۔ لیکن قرآن نے یہاں اشارتاً بھی نہیں بتایا۔ کہ کوئی خاص ہدایت مراد ہے۔ اور نہ کوئی قرینہ بیان کیا ہے۔ کہ جس سے کوئی حد بندی ہو سکے۔ عام الفاظ رکھے ہیں۔ پس ہم عام معنے ہی لیتے ہیں کہ جس امر میں ہمیں سیدھا راستہ درکار ہو۔ اسی امر میں سیدھا راستہ مل جائے۔ میں ایک اصل بیان کرتا ہوں جس سے یہ عام دعا قبول ہو جائے؛

دعا اخلاص کے مطابق قبول ہوتی ہے

اگرچہ ہر ایک دعا کی کیفیت کی حد بندی رکھی گئی ہے مختلف لوگ مختلف وقتوں میں جو دعائیں کرتے ہیں۔ خاص خاص درجوں کے ماتحت قبول ہوتی ہیں۔ یہ درجے کچھ اعمال کی وجہ سے ہوتے ہیں اور کچھ اخلاص کی وجہ سے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی دعا کی۔ اور آپ نبیوں کے سردار بنگئے۔ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کا وہ قرب ملا کہ آپ کو خدا سے جدا کرنا مشکل ہو گیا۔ دوسری طرف بندوں پر وہ فیوض جاری کئے کہ آپ کے متبعین تک نبیوں میں شامل ہو گئے یا نبیوں جیسے ہو گئے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی دعا کرتے تھے۔ مگر خاتم النبیین نہیں بنے آپکو اللہ تعالیٰ نے صدیق کا درجہ عطا فرمایا۔ اور سرداری اور استاذی اُمت کا درجہ انکو ملا۔ اور ان کے ذریعہ اسلام کو دوبارہ قائم کیا گیا۔ مگر پھر بھی رسول کریمؐ والا درجہ نہیں ملا۔ حضرت عمرؓ بھی یہی دعا کرتے تھے۔ مگر انکو وہ درجہ نہ ملا۔ جو صدیق کو ملا۔ حضرت عثمانؓ بھی یہی دعا کرتے تھے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ مگر جو درجہ صدیقؓ اور فاروقؓ کو ملا تھا۔ وہ حضرت عثمانؓ کو نہ ملا۔ حالانکہ وہ بھی یہی دعا پڑھتے تھے۔ بلکہ زیادہ دفعہ پڑھتے تھے۔ بہ نسبت حضرت ابوبکرؓ کے۔ جیسا کہ حدیثوں میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کو نمازوں کی وجہ سے فضیلت نہیں بلکہ اس بات کی وجہ سے ہے۔ جو ان کے دل میں ہے پھر حضرت علیؓ بھی یہی دعا کرتے تھے۔ مگر ان کو وہ درجہ نصیب نہ ہوا۔ جو پہلوں کو ملا۔ پھر صحابہ میں سے عشرہ مبشرہ بھی یہی دعا پڑھتے تھے۔ زبیرؓ۔ طلحہؓ۔ سعیدؓ۔ سعدؓ۔ ابوعبیدہؓ وغیرہ انمیں بعض بعض سے بڑے اور بعض بعض سے چھوٹے تھے۔ مگر ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درجے کو نہیں پہنچے۔ پھر اور صحابہ تھے۔ جو اسلام کی راہ میں شہید ہوگئے۔ یا اسلام کی تعلیم کو لوگوں میں پھیلا دیا روحانی مدارج کو حاصل کیا۔ یا قضا کا کام کیا۔ وغیرہ مگر انکو وہ درجہ نہ ملا۔ جو اول الذکر لوگوں کو ملا۔ پھر وہ لوگ بھی تھے۔ جو نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ مگر منافق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے امام کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے۔ سوائے عشاء اور صبح کی نمازوں کے۔ انکو کچھ بھی نہ ملا۔ انکی نسبت فرمایا۔ فی الدرک الاسفل من النار آج مسلمان بھی یہی دعا پڑھتے ہیں۔ مسجدوں میں بھی جاتے ہیں۔ اور بڑے بڑے وظیفے پڑھتے۔ چلے کاٹتے ہیں نوافل پڑھتے ہیں۔ مگر چہروں پر لعنت برس رہی ہے۔ ذلت میں بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ پس دعا کے ساتھ معلوم ہوا۔ اخلاص کا حصہ بھی ضروری ہے۔ دو آدمی ایک ہی کھانا کھاتے ہیں۔ ایک موٹا ہو جاتا ہے دوسرا دُبلا ہی رہتا ہے۔ تو ہمیشہ لفظوں کو ہی نہیں دیکھا کرتے۔ بلکہ اس کے ساتھ اخلاص۔ ایمان اور اندرونی حالت کو بھی دیکھتے ہیں۔ جب پانی برستا ہے۔ تو ایک درخت کڑواہٹ میں بڑھ جاتا ہے۔ دوسرا شیرینی میں تیسرا کھٹاس میں۔ حالانکہ ایک ہی پانی ہوتا ہے۔ سیب کا درخت جو کم میٹھا ہے وہ کم ہی میٹھا ہے۔ جو زیادہ میٹھا ہے۔ وہ اور زیادہ شیرین ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنے کمال کے مطابق فائدہ اٹھایا۔ حضرت عمرؓ نے اپنے اخلاص کے مطابق چونکہ حضرت ابوبکرؓ والا اخلاص حضرت عمرؓ میں نہ تھا۔ اگرچہ ان کا اخلاص بھی نہایت اعلیٰ تھا۔ اسلئے مدارج میں تفاوت ہوا۔ پس یہ دعا اھدنا الصراط المستقیم جو خدا تعالیٰ نے سکھائی ہے۔ مختلف لوگوں نے مختلف نتائج اس سے حاصل کئے ہیں۔ اور اپنے اپنے مدارج کے ماتحت ہر انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے

اسلام کی اصل غرض

میں اب وہ اصل بتاتا ہوں کہ جس سے ہر شخص اس دعا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

جتنے شریعت کے احکام ہیں۔ ان کا بڑا یا چھوٹا ہونا انسان کی اپنی حیثیت پر ہوتا ہے۔ اصل بات اسلام کی یہ ہے۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہو۔ اسی لئے ہمارا نام مسلم رکھا گیا ہے۔ مصلی نہیں رکھا گیا نہ موحد

حالانکہ توحید سب سے بڑا عقیدہ اور صلوٰۃ سب سے بڑی عبادت ہے۔ ہمارا نام حاجی بھی نہیں رکھا اور نہ ہی خیراتی یا صدقہ وغیرہ والا رکھا ہے۔ ہدایت پر چلنے والے کا نام مسلم رکھا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے معنے ہیں ہمکو اسلام کے یعنی فرمانبرداری کا راستہ۔ مگر یہ ملتا درجہ کے مطابق ہی ہے۔ ایک اسلام حضرت ابراہیم کا بھی تھا کہ جب انکو ان کے رب نے کہا۔ اَسْلِمْ تو انھوں نے کہا۔ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اس کا نتیجہ نبوت تھا ایک اسلام وہ تھا جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خاتم الانبیاء بن گئے۔ اب آپکی شریعت قیامت تک چلیگی ایک شوشہ بھی اس کا کوئی بدل نہیں سکتا۔ اور آپکی اتباع کے بغیر اب کوئی کچھ حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ درجہ آپکو بھی فرمانبرداری سے ملا یعنی فرمانبرداری کہ کسی انسان نے ویسی نہ کی تھی۔ ویسا ہی انعام بھی پہنچا۔ پس سیدھے راستہ کا نام اسلام ہے یعنی فرمانبرداری۔ اور جیسی جیسی کہ فرمانبرداری ہوگی ویسے ویسے نتائج ہونگے۔ جس اخلاص کے ساتھ حضرت ابوبکر رضؓ نے فرمانبرداری کی اس کے مطابق آپ صدیق تھے۔ پھر جس اخلاص کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمانبرداری کی۔ اسکے مطابق آپکو اللہ تعالیٰ نے امتی نبی کا درجہ دیا۔ سو اپنے اپنے اخلاص کے مطابق درجے ملتے ہیں۔

ترقی کا گُر پورا مسلم بننا ہے

اخلاص عقائد میں بھی ہوتا ہے اور اعمال میں بھی جتنی ترقی کوئی اسمیں کرتا ہے اتنی ہی ترقی مدارج میں ہوتی ہے۔ اسلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوہریرہ کا ایک ہی تھا۔ فرق صرف اعلیٰ اور ادنیٰ کا تھا۔ پس ایک ہی گر ترقی کا ہے اور وہ یہ کہ انسان پورا مسلم بنے۔ کوئی خاص حکم ماننا انسان کو نجات نہیں دے سکتی۔ بلکہ سب حکموں کو ماننے سے ہی۔ صرف نماز پڑھکر نہ صرف روزہ رکھکر اور نہ صرف حج کر کے نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی شریعت کے کسی حکم کو نہیں مانتا یا اسکو ترک کرتا ہے یا حقیر جانتا ہے تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ جب تک تمام احکام کا ادب نہ کرے یا جو کسی ایک حکم کی بھی حقارت کرے اسوقت تک وہ مسلم نہیں ہے۔ حکم کوئی بھی چھوٹا بڑا نہیں ہے۔ جس حکم کو وہ چھوٹا سمجھ کر اس کی حقارت کرتا وہی اس کے لئے بڑا ہے۔

بعض اوقات ایک رسم معمولی ہوتی ہے۔ مگر ایک شخص اسے نہیں چھوڑتا حالانکہ وہ نماز بھی پڑھتا ہے۔ اعمال سب نیکیاں کرتا ہے۔ مگر جب اسنے کہا کہ میں باپ دادا کی یہ رسم نہیں چھوڑتا تب ہی وہ اسلام سے نکل گیا۔ خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ باپ دادا اس کے شریک بنیں یا کوئی اور۔ یاد رہے کہ حقارت اور چیز ہے اور کمزوری اور چیز ہے۔ پس انسان اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کو بھی حقیر نہ سمجھے ورنہ کامل نتائج نہیں پیدا ہو سکتے۔

کسی بات کو چھوٹا نہ سمجھو

لوگ بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں مگر بعض اوقات ایک چھوٹی سی بات ترک نہیں کر سکتے۔ جیسے طالوت کا واقعہ قرآن میں ہے۔ لوگ جہاد کیلئے مال اپنے بال بچے اور وطن چھوڑ کر چلے اور جان دینے کو تیار تھے۔ مگر نہر کا پانی نہ چھوڑ سکے۔ اس حکم کی حقارت کر دی جس سے ساری قربانی برباد ہو گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جوش کی وجہ سے نکلے تھے۔ خدا کی خاطر نہیں نکلے تھے ورنہ ایسی نافرمانی نہ کرتے۔ پس اگر کامیابی یا ترقی کرنا چاہتے ہو تو جہاں خدا کا حکم آوے اسے کبھی حقیر نہ سمجھو رسم و رواج کو جب تک خدا کیلئے چھوڑنے کو تیار نہ ہو گے تب تک نمازیں روزے اور دوسرے اعمال کچھ مسلمان نہیں بنا سکتے۔ جہاں نفس فرمانبرداری سے انکار کرتا ہے اسی موقعہ پر حقیقی فرمانبرداری کرنے کا نام اسلام ہے۔ اگر کوئی ایسا فرمانبردار نہیں ہے تو وہ رسم و رواج کو مقدم کرتا ہے تو اس کا اسلام اسلام نہیں ہے۔

خلاف اسلام رسوم کو چھوڑ دو

یہاں کے رواج جو اسلام کے برخلاف تھے۔ انکی بابت میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ اب ایک اور بات بتاتا ہوں۔ وہ حکم قرآنی یہ ہے کہ عورتوں کیلئے خدا کی طرف سے پردہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو حالات کے ماتحت تین قسم کا ہے (۱) ان عورتوں کا پردہ جن کو کام کاج کیلئے مجبوراً نکلنا پڑتا ہے۔ بغیر باہر نکلنے اور روزی کمانے کیلئے کام کرنے یا خاوند کو روزی میں مدد دئے بغیر کنبہ کا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسی عورتوں کیلئے جائز ہے کہ کام کاج کیوقت ہاتھوں اور پاؤں کو اور ماتھے سے لیکر ٹھوڑی اور کانوں کے سامنے تک چہرہ کو ننگا کر لیں (۲) اس کے اوپر کے درجہ کی عورتیں جنکو کام کاج کیلئے مجبوراً باہر نہیں نکلنا پڑتا وہ تمام جسم کو چھپا دیں۔ سوائے قد اور چال کے جو مجبوراً ظاہر ہوتے ہیں (۳) تیسرا درجہ امہات المومنین کا ہے کہ وہ اکثر گھر سے باہر نہ نکلا کریں۔

یہاں مجھے معلوم ہوا ہے کہ عورتوں کے گریبان کھلے ہوتے

فہرست نومبائعین

(یہ نمبر شمار جنوری سنہ ۱۹۲۱ء سے شروع ہوتا ہے)

بقیہ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۱ء

۵۴۷ عبد الخالق صاحب ضلع گوجرانوالہ
۵۴۸ کریم بخش صاحب ضلع پونچھ
۵۴۹ عالم دین صاحب "
۵۵۰ فضل دین صاحب "
۵۵۱ جمعہ صاحب "
۵۵۲ اہلیہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب ضلع امرتسر
۵۵۳ ملک عطا محمد خان صاحب ضلع سرگودہ
۵۵۴ لال خان صاحب ضلع گجرات
۵۵۵ غوث بخش صاحب ضلع ڈیرہ غازیخان
۵۵۶ علی محمد صاحب ضلع منٹگمری
۵۵۷ محمد شفیع صاحب "
۵۵۸ حافظ غلام حسین صاحب ڈیرہ غازیخان
۵۵۹ اہلیہ صاحبہ ملک عطا محمد خان صاحب ضلع جہلم
۵۶۰ کریم بخش صاحب ضلع لاہور
۵۶۱ اہلیہ صاحبہ منشی حسن محمد صاحب ضلع گجرات
۵۶۲ اسمٰعیل صاحب "
۵۶۳ اللہ دتا صاحب ضلع ملتان
۵۶۴ شیخ عبد اللہ صاحب علاقہ بہاولپور
۵۶۵ خان عالم صاحب ضلع نوشہرہ
۵۶۶ اہلیہ "
۵۶۷ سوداگر صاحب "
۵۶۸ اہلیہ "
۵۶۹ محمد صاحب ضلع سرگودہ
۵۷۰ کیرہ سیلی صاحب "
۵۷۱ مرزا خان صاحب ضلع گجرات
۵۷۲ عبد اللطیف صاحب " بہاولپور
۵۷۳ واحد بخش صاحب ضلع ملتان
۵۷۴ محمد حسین صاحب ضلع گوجرانوالہ
۵۷۵ محمد نواز صاحب ضلع گوجرانوالہ
۵۷۶ مسماۃ حاکم بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۵۷۷ حسین بی بی صاحبہ "
۵۷۸ کریم بخش صاحب "
۵۷۹ فضل کریم صاحب "
۵۸۰ خدا بخش صاحب "
۵۸۱ رفیقا صاحبہ ضلع لاہور
۵۸۲ بے نظیر صاحب
۵۸۳ عبد المجید صاحب
۵۸۴ مولوی مولا داد صاحب
۵۸۵ عبد العزیز صاحب ضلع [illegible]
۵۸۶ اہلیہ فقیر محمد صاحب ضلع لدھیانہ
۵۸۷ کریم داد صاحب ضلع [illegible]
۵۸۸ اہلیہ محمد اطہر صاحب ضلع [illegible]
۵۸۹ نور محمد صاحب ضلع لدھیانہ
۵۹۰ ملک کریم بخش صاحب " [illegible]
۵۹۱ مسماۃ غلام بی بی صاحبہ ضلع [illegible]
۵۹۲ صاحب بیگم "
۵۹۳ غلام محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۵۹۴ غلام محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۵۹۵ فتح بی بی صاحبہ "
۵۹۶ خدا بخش صاحب ولد محمد یار [illegible]
۵۹۷ خدا بخش صاحب ولد جھنڈا
۵۹۸ محمد دین صاحب
۵۹۹ ہاجرہ صاحبہ
۶۰۰ ظہیر الدین صاحب ضلع [illegible]
۶۰۱ غلام سرور صاحب ضلع جہلم
۶۰۲ محمد اسمٰعیل صاحب " [illegible]

۶۰۳ غلام حیدر صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۰۴ مہتاب بی بی صاحبہ "
۶۰۵ سردار بیگم صاحبہ "
۶۰۶ امیر بیگم صاحبہ "
۶۰۷ حیات بیگم صاحبہ "
۶۰۸ حسین بی بی اہلیہ محمد حیات خاں صاحب ضلع فیروزپور
۶۰۹ سید محمد جعفر شاہ صاحب کشمیر
۶۱۰ فضل کریم ضلع گورداسپور
۶۱۱ مسماۃ فتح بی بی صاحبہ "
۶۱۲ مسماۃ حلیمہ بی بی صاحبہ شاہ پور
۶۱۳ فضل محمد صاحب شملہ
۶۱۴ مسماۃ حرمت بی بی صاحبہ "
۶۱۵ محمد شریف صاحب "
۶۱۶ محمد صدیق صاحب - کلکتہ
۶۱۷ میاں برکت صاحب - پٹیالہ
۶۱۸ غلام احمد صاحب - کشمیر
۶۱۹ سید افضال لنفسہ و حسیم صاحب بنگلور
۶۲۰ محمد مختار صاحب ضلع لائل پور
۶۲۱ محمد صدیق صاحب "
۶۲۲ اللہ دتا صاحب "
۶۲۳ عبدالغنی صاحب "
۶۲۴ مرزا ولی محمد صاحب بمبئی
۶۲۵ مولوی محمد بشیر صاحب گجرات
۶۲۶ اللہ بخش صاحب ضلع جھنگ
۶۲۷ اللہ دتا صاحب ضلع گجرات
۶۲۸ مہتاب علی صاحب "
۶۲۹ علی محمد صاحب ضلع گوجرانوالہ
۶۳۰ مہندری لال صاحب ضلع شیخوپورہ
۶۳۱ سمندر صاحب ضلع ہزارہ
۶۳۲ فرزند حسین صاحب ضلع ہوشیارپور
۶۳۳ سلام الدین صاحب ہزارہ
۶۳۴ اہلیہ حکیم ابراہیم صاحب ضلع جالندھر
۶۳۵ محمد حسین خاں صاحب ضلع لدھیانہ
۶۳۶ میاں گجو صاحب - پٹیالہ
۶۳۷ مسماۃ موتی بیگم صاحبہ گجرات
۶۳۸ بخت بھری ضلع جہلم
۶۳۹ بھاگ بھری "
۶۴۰ رحمان صاحب ضلع گوجرانوالہ
۶۴۱ اہلیہ " "
۶۴۲ فرزند " "
۶۴۳ دختر " "
۶۴۴ اہلیہ صاحبہ بیلی آصف زماں صاحب بیلی بھیت
۶۴۵ حکیم عطا محمد صاحب فیروزپور
۶۴۶ جنت بی بی صاحبہ "
۶۴۷ عنایت بی بی صاحبہ "
۶۴۸ آمنہ بی بی صاحبہ "
۶۴۹ نور بی بی صاحبہ "
۶۵۰ مہر بی بی صاحبہ "
۶۵۱ زینب بی بی صاحبہ "
۶۵۲ بشیر احمد صاحب "
۶۵۳ مبارکہ بیگم صاحبہ "
۶۵۴ امۃ السلام صاحبہ گورداسپور
۶۵۵ خورشید عالم صاحب "
۶۵۶ حشمت بی بی صاحبہ "
۶۵۷ عبدالکریم صاحب "
۶۵۸ ولی محمد صاحب ضلع "
۶۵۹ اہلیہ صاحبہ مولوی عنایت اللہ صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۶۰ مستری عبدالعزیز صاحب شاہدرہ
۶۶۱ شریف الدین صاحب حیدرآباد دکن
۶۶۲ اہلیہ صاحبہ منشی قادر بخش صاحب ضلع ملتان
۶۶۳ حنیفہ اہلیہ صاحبہ سیلون
۶۶۴ حرمت بی بی صاحبہ "
۶۶۵ اسمٰعیل صاحب "
۶۶۶ محمد صالح صاحب "

باقی آئندہ

ہندوستان کی خبریں

ربڑ کے باغات پر موپلوں کا حملہ مدراس ۲۵ راگست خبر موصول ہوئی ہے کہ تین ہزار سے زیادہ موپلوں کا مجمع کیرالہ کے ربڑ کے باغات میں داخل ہو گیا۔ اور ان کو آگ لگا دی۔ بنگلوں اور کارخانوں کو تباہ کر دیا۔ اور نقدی کے دو صندوق قبضہ میں کر لئے۔

مسٹر گاندھی اور مسٹر محمد علی کی مالابار میں طلبی کالی کٹ ۔ ۲۷ راگست مسٹر گاندھی اور مسٹر محمد علی کو کیرالہ پراونشل کانگریس کمیٹی نے بہت جلد مالابار آنے اور موپلوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کی دعوۃ دی ہے۔

سبز جھنڈے بلند کر دئے گئے کالی کٹ ۲۷ راگست بیان کیا جاتا ہے کہ بعض مذہبی دیوانوں نے علاقہ فساد میں مکمل سوراجیہ کا اعلان کر دیا ہے ۔ اور رالیپو کی طرف سبز جھنڈے بلند کر دئے گئے ہیں۔

فوجی نقل وحرکت شملہ ۲۷ راگست ۔ فوجی صدر مقام کو فسادات مالابار کے متعلق حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ فوج مستقل پیش قدمی کر رہی ہے ایرانداور والا انڈ کے حلقوں میں ہندوؤں کو لوٹا جا رہا ہے ۔ کرد رمیں پولیس نے ایک مختصر سے فوجی دستے کی مدد سے مسلمان بلوائیوں کو منتشر کیا۔

مارشل لاء کی توسیع شملہ ۲۷ راگست دیا ناد ور کرو میر اند ضلع مالابار کے تعلقوں میں بھی مارشل لاء کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

ایک افواہ کی تردید شملہ ۲۷ راگست گورنمنٹ ہند کا ایک اعلان مظہر ہے کہ پنجاب میں اس مطلب کی جو افواہ گرم ہے کہ گورنمنٹ نے اشیاء خوراک کا ایک بھاری ذخیرہ روک رکھا ہے اسمیں صداقت نہیں۔

مہاتما گاندھی کا اپڈیشن "ضبط" لکھنؤ ۲۷ راگست گورنمنٹ ممالک متحدہ نے ہندی زبان کا ایک پمفلٹ بعنوان "مہاتما گاندھی کا اپڈیشن" ضبط شدہ قرار دیا ہے۔ "گاندھی جشن ہولی" نامی پمفلٹ بھی ضبط کر لیا گیا۔

کمشنر آبکاری بمبئی کے دفتر میں آگ بمبئی ۲۶ راگست پرانے کسٹم ہوس بمبئی میں جمعرات کو دس بجے رات کے آگ لگ گئی ۔ کمشنر آبکاری کے دفتر کے ریکارڈ اور اسباب کا بیشتر حصہ جل گیا۔

سرکاری ملازمان کیلئے نیا قحط الاؤنس شملہ ۲۵ راگست ۔ غلہ کی گرانی کی وجہ سے حکومت پنجاب نے یکم اگست سے تین ماہ کے لئے اپنے ملازموں کو ایک عارضی الاؤنس منظور کیا ہے۔ ۱۶ ار روپیہ تک کے ملازم کو تین روپیہ ۔ ۲۳ روپیہ تک کے ملازم کو ۴ روپیہ پچاس تک کے ملازم کو پانچ روپیہ دئے جائینگے۔

کیا علی برادران پر مقدمہ چلایا جائیگا مدراس میل کو ۳۰ راگست کو ایک خاص برقی پیغام لندن سے موصول ہوا ہے ۔ کہ حکومت ہند نے فیصلہ کر لیا ہے کہ علی برادران پر مقدمہ چلائے۔

مزدوروں کے جھونپڑوں میں آگ مدراس میں آدی دراوڑی مزدوروں پر ہڑتالی مسلمانوں نے پتھراؤ کیا ۔ پولیس اطلاع ملتے ہی موقع پر جا پہنچی اس نے مجمع کو منتشر کر دیا ۔ شام کو دراوڑی لوگوں کے ۱۵۰ جھونپڑوں میں آگ لگا دی گئی ۔ جس سے ایک سو پچاس آدمی بے خانماں ہو گئے۔

لالہ راجپت رائے کو شیر پنجاب نہ کہا جائے سکھوں نے ایک بڑا جلسہ منعقد کر کے یہ ریزولیوشن پاس کیا ۔ کہ لالہ لاجپت رائے سے درخواست کیجائے ۔ کہ وہ اپنے آپ کو شیر پنجاب کے لقب سے ملقب نہ ہونے دیں ۔ کیونکہ سکھ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا خطاب دوسروں کو اختیار کرتے دیکھکر رنجیدہ ہوتے ہیں۔

کیا مارشل لاء کے قیدی رہا ہونے والے ہیں ہمعصر سرچ لائٹ کا شملوی نامہ نگار لکھتا ہے کہ مارشل لاء کے قیدیوں کی رہائی کے متعلق حکم جلد جاری ہونے والا ہے ۔ نصف درجن کے سوائے باقی سب قیدی رہا کر دئے جائینگے۔

لازمی تعلیم مذہب میں مداخلت نہیں شملہ ۲۳ راگست سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ملتان شہر کے غریب ہندو مسلمانوں کی طرف سے حکومت پنجاب کے پاس بہت سی درخواستیں موصول ہوئی ہیں ۔ جن میں لازمی ابتدائی تعلیم کے نفاذ کو مذہبی آزادی میں مداخلت بیان کیا گیا ہے ۔ اعتراضات بے شبہ غلط فہمی پر مبنی ہیں ۔ انہیں معلوم نہیں ۔ کہ لازمی تعلیم انہیں کے فائدے کے لئے ہے۔

مسٹر پسی فٹ جانس ہندوستان میں: بمبئی ۲۷ راگست جہاز مالٹا سے جو اشخاص خشکی پر اترے انمیں مسٹر پسی فٹ ایک امریکن جو شراب کے خلاف وعظ کرتے ہیں بھی ہیں۔

حقوق طلب عورتوں کی تحریک کولمبو ۲۷ راگست بنگال میں حقوق طلب عورتوں کی بہت ترقی ہے سر سریندر ناتھ بینرجی وزیر بنگال نے بھی عورتوں کے ایک جلسہ میں اس تحریک کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔

علماء ہند کی ایک خاص کانفرنس دہلی ۔ ۲۵ راگست ۔ مولوی حسین احمد کے زیر صدارت مسلمانوں کا ایک جلسہ زیر اہتمام جمعیۃ العلمائے ہند فتوے کی ضبطی کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا ۔ ایک رزولیوشن میں تمام علماء سے درخواست کی گئی ۔ کہ بہت جلد اس پر غور کرنے کے لئے ایک خاص کانفرس منعقد کرنی چاہیئے ۔ کہ اس بارے میں کیا کارروائی کی جائے۔

قحط کا خطرہ مدراس ۔ ۲۷ راگست ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مالابار نے صورت معاملات کا خلاصہ قلمبند کرتے ہوئے لکھا ہے ۔ کہ دس میل علاقہ کے [illegible] خراب ہے ریلوے لائن مرمت ہو گئی [illegible] معاملات خراب ہے ۔ فساد کے علاقہ سے [illegible] آتشزدگی اور قتل کی چند وارداتوں کی خبریں آئی ہیں ۔ کالی کٹ کے شمال میں موپلا جماعتوں کو منتشر کرنے [illegible] سے فوج طلب کی گئی ہے ۔ جہاز کومس کی آمد کے بعد سے کالی [کٹ] میں امن و امان ہے بلکہ ایرانڈ کے تعلقہ سے بہت سے اس شہر میں آ گئے ہیں ۔ بغاوت کی وجہ سے کاروبار اور آمد و رفت میں بہت رکاوٹ واقع ہو گئی ہے ۔ اس لئے تمام علاقہ فساد میں اب قحط کا خطرہ ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

بلفاسٹ میں فسادات لنڈن ۲۳ر اگست ویسٹ منسٹر گزٹ لکھتا ہے کہ کل شام کو اس جگہ کے نزدیک بلفاسٹ میں ہوئے ہوئے۔ جہاں اتوار کو بم پھینکا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یونینسٹوں کا ایک ہجوم جو پستولوں اور بندوقوں سے مسلح تھا اس نے کیتھولک لوگوں پر باقاعدہ حملہ کیا۔ سخت لڑائی ہوئی۔ مارشل لا کے قواعد نظر انداز کر دئے گئے۔ آتشبازی میں کچھ توقف کے بعد کیتھولک لوگ پسپا ہو گئے۔ لیکن یونینسٹوں نے ان کے مکانات پر حملہ کیا۔ اور کھڑکیوں کو توڑ ڈالا۔ پولیس نے موقع پر پہنچکر متخاصمین پر گولیاں چلائیں۔ اور نصف شب تک امن وامان بحال ہو گیا۔

ایک ہوائی جہاز کی تباہی لنڈن ۲۴ر اگست ہوائی جہاز آر ۳۸ پر ۴۷ آدمی سوار تھے۔ ان میں سے صرف چند زندہ بچے ہیں۔ بریگیڈ جنرل ای۔ ایم۔ میٹ لینڈ بھی ہلاک ہو گیا ہے۔

امیر فیصل شاہ عراق کی تخت نشینی لنڈن۔ ۲۳ر اگست۔ بغداد میں امیر فیصل کی تخت نشینی کے موقع پر ایک عظیم اجتماع ہوا۔ ہائی کمشنر عراق نے [illegible] سلامت کا پیغام مبارکباد امیر فیصل کے حوالہ کیا۔ جس میں بادشاہ سلامت نے برطانیہ عظمیٰ کی اور عرب فوجوں کی متفقہ فوجی کوششوں پر جو قابل یادگار واقعہ (جنگ عظیم) میں اوج کمال پر پہنچی ہوئی تھیں۔ انتہائی برطانی تشکر کا اظہار کیا ہے۔

بھونچال سے دولاکھ آدمیوں کی تباہی لنڈن ۲۴ر اگست پیکن (چین) کا ایک تار مظہر ہے کہ گذشتہ دسمبر میں کنسا کے صوبہ میں جو بھونچال آیا تھا۔ سرکاری رپورٹ اسکے متعلق ظاہر کرتی ہے کہ پہاڑیوں کے گرنے سے دولاکھ آدمی دب گئے تھے۔ ۱۰ اور ۵۰ میل کے رقبہ میں تمام مکانات تباہ ہو گئے تھے۔

مراکش میں ہسپانیوں کی قبائل سے جنگ لنڈن۔ ۲۴ر اگست میلیلا کا ایک تار مظہر ہے کہ ہسپانوی فوج کا جو دس ہزار پیادہ سپاہ توپخانہ اور سواروں کی ۵۳ باتریوں۔ ہوائی جہازوں۔ ٹینکوں اور مسلح گاڑیوں پر مشتمل ہے۔ ۸ ہزار اہل قبائل سے مقابلہ ہوا۔ قبائل کا سخت نقصان ہوا۔ کارروائی سرگرمی سے جاری ہے۔

سن فینوں نے گورنمنٹ کی شرائط مسترد کردیں لنڈن۔ ۲۶ر اگست سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ڈیل آئرین (آئرش پارلیمنٹ) نے بالاتفاق گورنمنٹ برطانیہ کی تمام شرائط کو مسترد کر دیا ہے مگر وہ حکومت کے اصول پر گفت وشنید کرنے کو تیار ہے۔

روس کی حالت زار لنڈن ۲۴ر اگست روس کی حالت روز بروز خراب ہوتی جاتی ہے۔ کسانوں نے کھیتی باڑی چھوڑ دی ہے اور زرعی علاقوں کی حالت ماسکو وغیرہ سے بھی بدتر ہے۔ ستر ہزار روبل ماہوار تنخواہ سے بھی ایک بچے کیلئے بمشکل دو ہفتہ دودھ خریدا جا سکتا ہے۔

کروڑوں مستحق اعانت شملہ۔ ۲۶ر اگست سرکاری ذرائع کی خبر ہے کہ ساڑھے تین کروڑ آدمی اعانت کے مستحق ہیں۔ کسان جوق درجوق فرار ہو رہے ہیں۔ اہل پولینڈ جو قبضہ جرمنی کے وقت دریائے والگا کے کنارے آباد ہوئے تھے۔ اسی میں خیریت سمجھتے ہیں کہ پولینڈ پہنچ جائیں جن علاقوں کی طرف بھاگ رہے ہیں وہ بالکل چٹیل میدان ہیں۔ جہاں خوراک کا نام ونشان نہیں۔ ان مفروروں میں تیس فیصدی بچے ہیں جن کی حالت بہت رحم انگیز ہے۔

ترکوں کی مدافعت سخت ہو رہی ہے لنڈن ۲۱ر اگست ٹائمز کا نامہ نگار سمرنا سے اطلاع دیتا ہے کہ اتراک کی مدافعت زیادہ سخت ہوتی جاتی ہے وہ کلکی سیر اور کارسیس سے سقاریا تک فوجیں جمع کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد کا اندازہ ساٹھ ہزار لگایا جاتا ہے۔

دس ہزار ہسپانوی قتل لنڈن۔ ۲۰ر اگست۔ ہسپانیہ کی تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مراکو کے قریب ہسپانوی فوجوں کی بہت وحشت ناک حالت ہے۔ فوج کی ناقابلیت کے باعث بہت کچھ قتل عام ہوا ہے۔ ہسپانیہ کے باشندوں سے سڑکیں اٹی پڑی ہیں۔ اور دس ہزار باشندگان ہسپانیہ یا تو قتل کر دئے گئے۔ یا گرفتار کر لئے گئے۔

ترک مقابلہ کے لئے تیار ہو رہے ہیں لندن۔ ۲۴۔ اگست۔ (سٹیٹسمین کا خاص تار) قسطنطنیہ سے لندن ٹائمس کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ نہایت شدید معرکہ آرائیوں کے بعد شاید یونانی انگورا کو تسخیر کر سکینگے۔ یونانی بہت ہی شدید خطرات برداشت کر رہے ہیں۔ لیکن ترکی اخبارات کی تحریروں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قوم پرست ترک انگورا کو خالی کر دیں گے۔

خراسان نے آزادی کا اعلان نہیں کیا لندن ۲۳ر اگست ایران کی وزارت خارجیہ نے بذریعہ بحری تار اطلاع دی ہے کہ مازندران وغیرہ کی بغاوتوں کو دبا دیا گیا ہے۔ گورنمنٹ کی فوجیں عنقریب گیلان کو بھی قابو میں لے آئینگی۔ یہ خبر کہ خراسان نے اعلان آزادی کر دیا ہے۔ بے سر و پا ہے۔

روسی روپیہ کے متعلق فرانسیسی حکم کی تنسیخ پیرس ۲۳ر اگست۔ سنہ ۱۹ء میں جو حکم دیا گیا تھا۔ کہ فرانس میں روس کا روپیہ اور بنک نوٹ داخل نہ ہوں وہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔

دنیا میں سب سے بڑا جہاز وائٹ سٹار جہاز جو اسوقت قریب الاختتام ہے۔ دنیا میں سب سے بڑا جہاز ہوگا۔ اس میں چار ہزار مسافر سوار ہو سکینگے۔

فرانس کے ہسپانیہ سے ملجانے کا امکان میڈرڈ۔ ۲۳ر اگست اہل مور نے پھر سے حملے شروع کر دئے ہیں۔ اور وہ ہسپانیہ والوں کے اشیاء خوردنی کے بدرقوں پر لگاتار حملے کر رہے ہیں۔ ہسپانی سفیر مقیم پیرس میڈرڈ پہنچ گیا ہے۔ اسکی برآمد پر بہت رائے زنی ہو رہی ہے۔ اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ فرانس کوشش کر رہا ہے۔ کہ مراکش میں ہسپانیہ سے ملکر کام کرے۔

برطانی سپاہ کی عراق عرب میں جلد تخفیف کی توقع لندن ۲۳ر اگست۔ دفتر نوآبادیات کا بیان ہے کہ حکام کو سیاسی حالت کا پورا پورا اطمینان ہے۔ اب برطانیہ کی [illegible] فوج بہت جلد کم کر دی جائیگی۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس … قادیان …)